PDF-XChange Editor
Click to BUY NOW!
www.tracker-software.com

خطبۂ حجۃ الوداع

ایک عالمی منشور

مولانا عبدالصبور شاکر
جامعہ دارالعلوم ربانیہ، پھلور، ٹوبہ ٹیک سنگھ

خطبۂ حجۃ الوداع دنیا بھر کے خطبوں میں الگ شان رکھتا ہے۔ پیغمبرِ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ایک خطبے میں اسلام کا پورا منشور بیان فرما دیا ہے۔ یہ خطبہ عرفات کے میدان میں اس وقت دیا گیا جب ایک لاکھ سے زائد جاں نثار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’اے لوگو! میں جو کچھ کہوں اسے غور سے سنو، شاید آئندہ سال اور اس کے بعد پھر کبھی یہاں تم سے ملاقات نہ ہو سکے۔‘‘

پھر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے درج ذیل آٹھ عنوانات پر بات فرمائی:

1: حقیقی روشن خیالی　　2: انسانی جان کی حرمت　　3: ادائے امانت
4: سود کی حرمت　　5: قتل وقتال کی ممانعت　　6: عملِ صالح
7: حقوقِ زوجین کا تحفظ　　8: گمراہی سے حفاظت

دورِ حاضر میں روشن خیالی کا بڑا چرچا ہے۔ مسلمانوں کو رجعت پسند اور بنیاد پرست ہونے کا طعنہ دیا جاتا ہے، لیکن ہمارے نبی علیہ السلام نے جس روشن خیالی کا درس آج سے چودہ سو برس قبل دیا تھا، اس کے مطابق دورِ حاضر کی روشن خیالی، جہالت کا دوسرا نام ہے، مثلاً آج کی روشن خیالی کی تاریخ پر نظر دوڑائی جائے تو اس کی عمر تقریباً سوا دو سو سال ہے۔ اس کی ابتدا انقلابِ فرانس سے ہوئی جب یورپ نے اپنی تمام فرسودہ باتوں سے جان چھڑا لی اور اپنی روایات، اپنی تہذیب حتیٰ کہ اپنے مذہب تک سے پیچھا چھڑا لیا، انسانی خواہشات کو اپنا حکمران بنا لیا اور درج ذیل کام کیے:

- مذہب ہر انسان کا ذاتی معاملہ ٹھہرا۔

PDF-XChange Editor Click to BUY NOW! www.tracker-software.com

- قتلِ عام کو دہشت پسندی کے خلاف جنگ کا نام دے کر امن کے بخیے اُدھیڑ دیئے گئے۔
- گھر کی ملکہ عورت کو پاکیزگی کی دہلیز سے کھینچ کر کلبوں کے میدان میں کھڑا کر دیا گیا اور اسے حقوقِ نسواں کا حسین عنوان دیا گیا، نیز اسے پیسہ کمانے کی مشین بنا دیا۔
- عریانی وفحاشی کا نام کلچر رکھ دیا گیا۔
- سود کو منافع اور پرافٹ کا نام دے کر بینکوں کا کاروبار بڑھایا گیا، نیز سرمایہ دارانہ نظام کو ورلڈ آرڈر کا نام دے کر دنیا پر ٹھونسنے کی کوشش کی گئی۔
- انسانی اخلاق کی قدر و قیمت گرادی گئی اور ہر مسئلے کا حل روپیہ کمانا ٹھہرا۔
- خیانت اور دھوکے بازی کو سیاست کی پیکنگ میں دنیا کے سامنے پیش کیا گیا۔

یہ تھا مغرب کی روشن خیالی کا تصور، جبکہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے ان تمام اقدار کو اپنے قدموں تلے روندتے ہوئے فرمایا تھا: ’’میں نے جاہلیت کی تمام روایات اپنے قدموں تلے روندی ہیں۔‘‘ اس ایک جملے میں آپ نے شرک، زنا، جوا، سود، بے حیائی، قتل، حق تلفی، تمام جاہلی معاملات کو یکسر ختم فرمادیا۔

مسلمانوں کے ہاں روشن خیالی‘ ربِ ذوالجلال کے حکم کے سامنے اپنی خواہشات کو دبا دینے کا نام ہے، جبکہ اہلِ مغرب کے نزدیک معاشرے میں جنم لینے والے منتشر خیالات روشن خیالی ہیں، چنانچہ وہ ایسی اشیاء کو قانون کا حصہ بنا لیتے ہیں، اگرچہ اخلاقی اعتبار سے کتنی ہی گری ہوئی ہوں، جیسے ہم جنس پرستی کے جواز کا قانون، وغیرہ۔

دوسری چیز جسے اہلِ مغرب اپنے لیے فخر کی چیز سمجھتے ہیں وہ ہے دہشت گردی کے خلاف قتلِ عام، جبکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں بھی لائحہ عمل تجویز فرمادیا۔ فرمایا: ’’اے لوگو! تم پر ایک دوسرے کی جان و مال تا قیامت حرام ہیں، جس طرح آج کے دن اور اس مہینہ ذوالحجہ میں ایک دوسرے کی بے حرمتی نہیں کرتے۔‘‘

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوسرے مذاہب کے افراد، خواتین، بچے، بوڑھے حتیٰ کہ زمینوں اور فصلوں تک کے حقوق متعین فرمادیئے اور انہیں بلاضرورت کاٹنے، اور جلانے سے منع فرمادیا۔ فتح مکہ کے عظیم موقع پر اپنے جانی دشمنوں کو ’’لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ‘‘ (آج تم سے کوئی مواخذہ نہیں ہوگا) کی خوشخبریوں سے نواز دیا، حتیٰ کہ اپنے دشمن امیہ بن خلف کے بیٹے ربیعہ کو اسی خطبۂ حجۃ الوداع کا مُکبّر بنا دیا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خطبہ بلند آواز سے لوگوں تک انہی ربیعہ رضی اللہ عنہ نے پہنچایا۔

PDF-XChange Editor Click to BUY NOW! www.tracker-software.com

جبکہ تصویر کے دوسرے رخ کا جائزہ لیں تو دنیا کے بڑے بڑے انقلابات میں کروڑوں انسان ''امن'' کی بھینٹ چڑھ گئے۔ انقلابِ فرانس میں لاکھوں انسان قتل ہوئے، پہلی جنگ عظیم میں کم از کم ایک کروڑ انسان قتل ہوئے، لیکن رسول اللہ ﷺ کے انقلاب میں طرفین کے صرف ایک ہزار اٹھارہ (۱۰۱۸) آدمی موت کی نیند سوئے۔ پھر یہ انقلاب ایسا پُر اثر تھا کہ اس کی گونج آج بھی پوری قوت سے اطرافِ عالم میں سنائی دے رہی ہے۔

تیسری چیز جو آپ ﷺ نے بیان فرمائی وہ ادائے امانت ہے۔ اس بارے میں آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''جس کسی کے پاس دوسرے کی امانت جمع ہو اس کے مالک کو لوٹا دی جائے۔''

نیز فرمایا: ''اے لوگو! میری بات گوشِ ہوش سے سنو! دیکھو! ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور اس رشتہ کی وجہ سے کسی مسلمان کا دوسرے مسلمان بھائی کی کسی شے پر اس کی اجازت کے بغیر تصرف روا نہیں ہے، ورنہ یہ ایک دوسرے پر ظلم ہو جائے گا۔''

چوتھی چیز سود ہے جس کے خاتمے کا آپ ﷺ نے حکم دیا، چنانچہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے بارے میں یہ حکم فرمایا:

''آج سے ہر قسم کا سود ختم کیا جاتا ہے راس المال کے سوا۔ نہ تم ایک دوسرے پر ظلم کرو، نہ قیامت کے دن تمہارے ساتھ ظلم کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ نے ہی سود کو ممنوع فرما دیا ہے۔ (میرے چچا حضرت) عباس ؓ کا جو سود دوسروں کے ذمہ واجب الادا ہے، اسے موقوف کیا جاتا ہے۔''

انگریزی کے مشہور مقولے '' Charity begins at the home '' کے تحت سود کے خاتمے کی ابتدا اپنے گھر سے کی اور پھر اسلام میں سود کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا۔

پانچویں چیز جس کا ذکر آپ ﷺ نے اپنے خطبہ میں فرمایا، وہ قتل وقتال کی حرمت ہے، چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے گھر سے اس کی ابتدا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''جاہلیت کے مقتولین کا قصاص و دیت دونوں کالعدم قرار دی جاتی ہیں۔ سب سے پہلے میں ہی بنو ہاشم کے (ایک بچے) ابن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا بدلہ اور دیت معاف کرتا ہوں۔''

نیز یہ بھی فرمایا:

''اے لوگو! تم پر ایک دوسرے کی جان اور اسی طرح مال ہر ایک قیامت تک حرام ہے، جیسا کہ آج کے دن اور اس مہینہ میں تم کسی قسم کی بے حرمتی نہیں کر سکتے۔''

چھٹی چیز جس کا تذکرہ آپ ﷺ نے اس خطبہ میں فرمایا، اخلاقِ حسنہ، تقویٰ اور اعمالِ صالح

PDF-XChange Editor Click to BUY NOW! www.tracker-software.com
PDF-XChange Editor Click to BUY NOW! www.tracker-software.com

ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے خطبۂ حجۃ الوداع دیتے ہوئے اس بات کی طرف نشاندہی فرمائی کہ: ’’غور سے سنیے! اب عرب میں شیطان کی پرستش نہ کی جائے گی، لیکن اس کی پرستاری کی بجائے اگر شیطان کی صرف اطاعت ہی کی گئی تب بھی وہ بہت خوش ہوگا، اس لیے دینی امور میں شیطانی وساوس کو اپنے قریب نہ آنے دو۔‘‘

نیز فرمایا: ’’اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے، تمہارا باپ بھی ایک ہے، کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر فضیلت نہیں ہے، کسی کالے کو کسی گورے پر اور کسی گورے کو کسی کالے پر فضیلت نہیں ہے، ہاں! البتہ تقویٰ کی بنیاد پر (ان کو ایک دوسرے پر فضیلت ہوسکتی ہے)۔‘‘

اسلام کے اسی سنہری اصول کی وجہ سے حبشی بلالؓ کو سیدنا بلالؓ کہہ کر پکارا گیا اور عطاء بن ابی رباحؒ جیسے سادہ شکل والے کے سامنے امیرالمومنین سلیمان بن عبدالملک بھی زانوئے تلمذ تہہ کرنا فخر سمجھتے تھے۔ ایک عجمی النسل محمد بن اسماعیل بخاریؒ کو امیرالمومنین فی الحدیث کہا گیا اور ایک فارسی النسل امام غزالیؒ کے فلسفے کی دھوم چہاردانگ عالم میں ہے اور ایک غیرعرب نعمان بن ثابتؒ امام اعظم کہلاتا ہے، جبکہ ایک عربی النسل ہاشمی خانوادے کے فرزند ابولہب، اپنے زمانے کے ابوالحکم، عمرو بن ہشام (ابوجہل) کو انہی کی کیٹگری کے لوگ بھی اچھے الفاظ میں یاد کرنا گناہ سمجھتے ہیں۔

ساتویں چیز جس کا ذکر اپنے خطبہ میں فرمایا، وہ خاندانی نظام کا تحفظ ہے۔ مغرب اپنے حقوقِ نسواں کے نعرے پر بہت زور دیتا ہے۔ مغرب کا دعویٰ ہے کہ ہم نے عورت کو وہ حقوق دیئے ہیں جو اس سے پہلے کسی نے بھی اسے عطا نہیں کیے، لیکن غور کیا جائے تو مغرب نے عورت کو بجائے حقوق دینے کے اسے انہی خطوط پر چلانے کی سعی کی ہے جنہیں اسلام نے چودہ سو سال قبل جہالت کہہ کر پاؤں تلے روند ڈالا تھا۔

ذرا غور فرمائیں! مغرب‘ عورت کو گھر کی دہلیز سے کھینچ کر سرِبازار لے آیا ہے، مغربی مفکرین نے عورت کو مرد کے ہم پلہ قرار دیا، نتیجۃً مغرب نے عورت سے اس پر دوگنا بوجھ لاد دیا ہے۔ ایک تو وہ بوجھ ہے جو اس پر فطرتاً مسلط ہے، یعنی گھریلو امور کی نگرانی، بچے جننا، اور ان کی پرورش کرنا، وغیرہ، یہ کام مرد نہیں کرسکتا اور دوسرا بوجھ کمائی کرنا، نوکریاں کرنا، ڈیوٹیاں سرانجام دینا، وغیرہ، جبکہ اسلام نے دونوں فریقوں کے حقوق متعین کردیئے۔ اسلام نے مرد وعورت کو گاڑی کے دو پہیے قرار دیا، جس کی وجہ سے زندگی کی گاڑی کا چلنا نہایت آسان ہوگیا، جبکہ مغرب نے برابر کے حقوق کا ڈھنڈورا پیٹ کر دونوں پہیے گاڑی کی ایک ہی سمت میں لگادیئے، چنانچہ ان کا گھریلو نظام ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوگیا، جس

کا اقرار اب خود مغربی مفکرین بھی کر رہے ہیں۔

عورت‘ جسے یونانیوں نے سانپ، سقراط نے فتنہ، قدیس جرنا نے شیطانی آلہ اور یوحنا نے شر کی بیٹی اور امن وسلامتی کی دشمن لکھا، جب گھر سے باہر نکلی تو اپنی حشر سامانیوں سمیت نکلی، مردوں کے سفلی جذبات کی تسکین ہوئی اور بے حیائی نے جڑ پکڑ لی، جب کہ اسلام نے اسی عورت کے قدموں تلے جنت بتلائی اور ماں، بہن، بیوی اور بیٹی کے حقوق وضع کرکے اس کی باقاعدہ حیثیت متعین کردی۔

خاندانی نظام کے تحفظ کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر یہ ارشاد فرمایا: ’’میاں بیوی ایک دوسرے کے سامنے جواب دہ ہیں، نیز کسی عورت کے لیے غیر مرد کو اپنے قریب کرنے کا حق نہیں، ورنہ شوہر کے تن بدن میں آگ لگ جائے گی۔‘‘ اور یہ کہ ’’عورتوں کو بے حیائی کے ارتکاب سے مطلقاً کنارہ کش رہنا چاہیے، اگر ان سے یہ قصور ہوجائے تو ان کے شوہر انہیں بدنی سزا دے سکتے ہیں، مگر وہ سزا ضربِ شدید کی حد کے قریب نہ پہنچ جائے، (یعنی بدن پر داغ نہیں پڑنا چاہیے)۔ اگر عورتیں ایسا لاابالی پن چھوڑ دیں تو دستورِ عام کے مطابق ان کے خوردونوش اور ان کے لباس کا پورا لحاظ رکھو اور ان کے معاملہ میں حسنِ سلوک سے ہاتھ نہ کھینچو، وہ تمہارے نکاح میں آجانے سے تمہاری پابند ہوجاتی ہیں اور (ان معنوں میں) اپنے نفس کی مالک نہیں رہتیں، لیکن تم بھی خیال رکھو کہ آخر کلمہ ایجاب وقبول کے ساتھ ہی تو تم نے اللہ کی اس امانت کو اپنی تحویل میں لیا ہے اور انہی کلمات کے ساتھ انہیں خود پر حلال کیا ہے۔‘‘

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ کے آخر میں اپنی اُمت کو گمراہ ہونے سے بچانے کے لیے یہ جملہ ارشاد فرمایا: ’’اے لوگو! غور سے سنو! جو کچھ تم سے کہہ رہا ہوں اس کی وضاحت کے لیے جو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، اگر تم اسے مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہو گے تو کبھی ٹھوکر نہ کھاؤ گے۔ وہ چیز بجائے خود نہایت واضح ہے اور وہ خدا کی کتاب اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنت ہے۔‘‘

کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک ایسی چیز ہے جس پر عمل کرکے کوئی بھی فتنوں و شرور سے بچ سکتا ہے اور راہِ جنت کا راہی بن سکتا ہے۔

سب سے آخر میں ارشاد فرمایا: ’’اے اللہ! تو سن رہا ہے کہ میں نے اپنا فرض ادا کردیا۔‘‘ اور ہر طرف سے آوازیں بلند ہوئیں: ’’اللّٰھم اشھد، اللّٰھم اشھد‘‘ (یا اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا فرض ادا فرمادیا)۔ اب ہمارے لیے سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہم اس پر کتنے عمل پیرا ہوتے ہیں؟

.....❁.....❁.....❁.....